و الاحادیث بالتدقیق ✤ مستنبط الفروعات من الکتاب والسنة و
الاجماع بالتحقیق ✤ نعمان بن الثابت منبع الکمالات بحر من الحسنات
والملکات ✤ اما بعد فقد اتفق عدة من اهل الطغیان فی هذا الزمان
ان التقلید الشخصی لامام معین من الائمة الاربعة فی الفروعات حرام
والمقلد مشرک بالاذعان والایقان ✤ وان المقلدین للنعمان کلهم سلفا
وخلفا لعبدة الاوثان ✤ ویرمون الامام الاعظم بالبدعة والجهل علی رؤس
الاشهاد ✤ ویسمون لاجماع علماء الحنفیة وفضلاء الشریعة بالبلوا واتفاق
اهل العناد ✤ وها انا نذکر شعرا من الرسالة المطبوعة المشتهرة فی الآفاق
ع تقلید مذہبی کا یہ سارا فساد ہی ✤ اجماع کیا بلوہ اہل عناد ہی ✤ وللعلم الاول
لهذه الاشرار ✤ مؤلف رسالة المعیار ✤ وهی رسالة قد طمس مؤلفها آثار
الدین ✤ وبطل عبادات اهل الیقین ✤ والتقطها عن نعمان ✤ من کتب اهل
البدع والعدوان ✤ ونظمها فی سلک التقریر ✤ وسمط التحریر بالتزویر ✤ وقد
شاع وذاع وملاء الاسماع ان عرض نعمان بن ثابت غیر مصون من لسان
ذلک العالم فی کل حین من الاحیان ✤ کما لا یخفی علی حضار نادیة ذلک الکلام
من الشیوخ والحدثان ✤ والبله والصبیان ✤ بانه یقول ذلک الغدار من
شرة النسی ان من الامام قد ظهر الفتن ✤ وکم من الهفوات التی لا یلیق ذکرها
هی لا تعد ولا تحصی فترکها اولی واحری ✤ والباعث لهذا الجمع والتالیف

الحبیب اللبیب مظہر علیخان صانہ اللہ تعالی عن طوارق الحدثان
فما سمعت من ذلک الحبیب وظہر صدقہ بالبینۃ والبرہان جمعت فی
ھذہ الرسالۃ بلا زیادۃ ونقصان ؛ وبیانہ ھکذا بالفعل لامذہبون نے اہل
سنت جماعت کی دین مین بڑا فتنہ برپا کیا ہی والفتنۃ اشد من القتل جو جو
بیہودہ کلمات کہ بگوش خود زبانی معلم اول کی سنے اور نالائق حرکات بچشم خود دیکھین
اور ہر چہار طرف سے دہلی مین لوگ آئے اور لامذہبون نے جو فتنہ و رخنہ دین مین اہل سنت
جماعت کی ڈالا وہ سب کچھ بیان کیا جاتا ہی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ لامذہبین
کچھ لوگ لامذہب بنے ہین تقلید کرنے امام معین کے ائمہ اربعہ مین سے بدعت و شرک و حرام
اعتقاد کرتے ہین چنانچہ اونکی تالیفات مین سے جو چھپوا ہر طرف رسالے مشتہر کئے ہین
ایک شعر نقل کیا جاتا ہی جو منجملہ عقائد ضروریہ حضرت معلم اول اور اونکے حواریون کے ہی
سے حال کیا التقلید شخصی کا لکھون ؛ ہی حرام و شرک و بدعت اور زبون اور بہت سے
مضامین عمدہ اسی قبیل کے مرقوم ہین اور یہہ لوگ بر سبیل اعلان کے حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ
کی جناب مین نہایت بے ادبیان اور شوخیان کرتے ہین تعصب و عناد و نفسانیت سے مثل اہل
ہوا کے جملہ مجتہدین کاملین و علماء مقلدین حنفیہ کو لعن و طعن یا ذکر کرتے ہین اور یہہ خبر ہین کہ [illegible]
کتب تفاسیر کلام اللہ شریف و احادیث وہ بھی لوگ ہین جو کسی کسی امام معین کی تقلید کیا
پہر ان مشرکون کی کتابونکو کیون پڑہتے ہو اور استفادہ اونسے کیون اٹہاتے ہو اور بالفعل با
مبانی اس مذہب کے نوحادات اور طریقہ بے اعتبار کے صاحب معیار ہین کہ محدث دہلوی بنکر

عیاری و مکاری سی بنیاد بتری کی ڈالی ہی اور فساد دین مین اہل سنت جماعت
کی واقع کیا ہی جہال اس امر کو کیا سمجہین کہ یہہ بات کہان تک پہنچتی ہی اور بعضہم فی
حضرت محدث صاحب کا ایسی بات نسبی کیا ہی اور انجام کار کو نتیجہ انکار تقلید مذہبی سے
کیا نکلتا ہی بالفعل تو تبرا امام اعظم و علمار کاملین حنفیہ پر جاری ہوا ہی آیندہ دیدہ باید
اور بارہا حضرت محدث صاحب کے جملہ علمار حرمین حنفیہ کے حق مین حکم کفر و شرک و بدعت
کا بضمیمہ مطالب کے چہپوا کر اہل سنت جماعت کی علما کی پاس بہیجتی ہین اور حضرت
محدث صاحب نے ابلہ فریبی کی لئی صرف قران و حدیث شریف کو اصول دین سی قرار
دیا ہی اور اجماع مجتہدین علمار شریعت و قیاس شرعی کو اوڑا دیا ہی یعنی جبکہ تقلید کر
کسی امام معین کے جو کہ باجماع علمار شریعت کے ثابت ہی اور اجماع اہل سنت جماعت کے مذہب
مین حج شرعیہ سی ہی توڑ دی تو حقیقت مین بدانست خود خلافت خلیفہ اول کے جو
قران و حدیث سی ثابت نہین بلکہ اجماع سی ثابت ہی مٹادی کیونکہ اجماع کا نام
بلوہ اہل عناد رکہا ہی اور خلوت مین حضرت محدث صاحب وہ تعلیم و تلقین کتب مخالفین
دین سی انتخاب کر کے بطور وعظ و نصیحت علمار اہل سنت جماعت کے فرماتی ہین کہ بی علمان
و کم فہمون کو بخوبی سوءظن و نفرت و بیزاری حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ سی خاطر نشین
ہوا اور اونکی عظمت و محامد و مناقب مین تردد واقع ہو کمال جد و جہد و بذل ہمت
حضرت محدث صاحب کے اسی امر پر ہی کہ نعمان بن ثابت کے اجتہاد مین نقصان عیان ہی
باین ہمہ بی دہڑک ارشاد فرماتی ہین کہ امام اعظم گو خود درست کر بمقابل حدیث

قیاس کردہ است اور مصنف تفسیر احمدی کی حق مین صاف صاف فرماتی ہین کہ بڑا اہہر دا
کودن تہا اور فخر الاسلام کو کہتی ہین کہ بڑا مسخرا تہا کوئی اکابر علماء حنفیہ سی خالی نہین
جو دشنام و مذمت و ملامت کے محفوظ رہی حضرت محدث صاحب جو معلم اول ہین بر وقت ملکرہ
مذہب امام اعظم کی کسی مسئلہ مین صاف فرماتی ہین کہ اوس جاہل کی کون سنتا ہی جبکہ ایسی
کلمات بیہودہ اور فحش در حق اکابر علماء حنفیہ کی معلم اول سی جہال سماعت کرتی ہین تو وہ
لوگ مع شئی زائد کوچہ و بازار مین کہتی پہرتی ہین اور ترقی دیتی ہین یہ مدوج طریقہ معلم
اول کی ہین اور معلم اول اظہار حق بذریعہ معیار الحق بالدوام و الاستمرار کرتی رہتی ہین کہ
نعمان بن ثابت پارچہ فروش و غلام بنی تیم کی نہی حدیث کو چہوڑکر قیاس کرتے تہی
عامل بالرای تہی اور قران شریف مین منصوص ہی وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ
هُمُ الْفَاسِقُوْنَ اور محامد و مناقب امام اعظم کی جو کتب حنفیہ مین مرقوم ہین جہلاء نقلا جہوٹی
تعریف ہی اور وہ سب خرافات مخالف احادیث کی ہی چنانچہ رسالہ معیار مین مرقوم ہی کہ
محامد و مناقب نعمان بن ثابت کے جہوٹی تعریف ہی اور جہوٹی تعریف شعبہ بغض کا ہی اور
معلم اول کہتی ہین کہ اصول فقہ کی قاعدی گہڑی ہوئی ہین اور بناوٹ کی بات کو تسلیم کرنا
شیطانی کام ہی جو کچہہ حدیث مین آیا ہی صرف وہی معمول بہ ہی خواہ ناسخ ہو خواہ منسوخ
مگر احتجاج بالحدیث ہو ہان معلم اول نے اس طریقہ سی خوب جلب منفعت کے لئی صورت نکالی
ہی جسنے روپیہ دیا حنفی بنکر پہلے تو موافق اوسکی مدعا کے لکہدیا جبکہ اوسی امر خاص مین طرف
ثانی نے اگر روپیہ دیا شافعی بنکر موافق اوسکی مدعا کی لکہدیا ایسی ایسی وقعات یہان اکثر

من الشمس ہین اور ایسی فتوی مختلف مقدمہ خاص مین محدث صاحب کے عدالتین بہی
موجود ہین اور تین مہرین اپنی گروہ کی لوگونکی کسند کروا کی کہہین مین اپنی مہر کی ساتہ مختوم
کو مزین کر کے مستفتی کی حوالہ کر دیا اور حق اپنا لی لیا چونکہ سب لامذہب یا مذہب حنفی کی
ہین اسمین ہر طرح شریک حال معلم اول کی ہین رسالہ معیار کی خیر مین ہامی معاونین معلم
اول کے بالتصریح موجود ہین اور کچہہ لوگ اطراف جوانب مین واسطی شیوع مطالب معیار کے
منتشر ہوئی ہین اور چند روز ہوی جو ایک مقدمہ دائر ہوا کیفیت اوسکی یہہ ہی کہ زن فاحشہ
کی نوجی نے توبہ کر کے ایک مرد شریف سی نکاح کیا تہا چنانچہ بعد نکاح کی لڑکی اوسکے
بطن سی پیدا ہوئی بعد چند مدت کے مادر دختر مر گئی زن فاحشہ نی نالش کی کہ دختر میری
نوجی کی اس مرد شریف سی مجہی دلجاوی کہ ناچنا گانا سکہا کی اوسکی کمائی سی نفع
اوٹہاؤن فتوا طلب ہوا محدث صاحب نے پچاس روپیہ لیکر زن فاحشہ کو یہہ لکہدیا کہ
حق پرورش نانیکا ہی دختر مرد شریف کی موجب شریعت کی زن قحبہ کو دلجاوی چونکہ انصاف
عدالت مین ہوتا ہی لہذا لامذہب کے فتوی پر عمل نہ کیا اور دختر زن قحبہ کو نہ دلوائی اوسکی
باپ کے پاس رہنی دی جبکہ زن قحبہ مقدمہ ہاری صاف صاف کہنی لگی کہ مولوی صاحب نے پچاس روپیہ
بہی مجہہ سی لئی اور میرا مقدمہ ہروا دیا اور بہت سی کارنمائیان حضرت محدث صاحب نے
کی ہین سود کو حلال کر دیا ایک عورت کا عقد صحیح ایک شخص سے ہوا تہا وہ عورت عاقلہ بالغہ تہی
زوج اول اوسکا روزگار پیشہ سفر مین گیا ہوا تہا اوس عورت سے کچہہ لیکر فتوا لکہدیا کہ احتمال
زنا کا ہی لہذا نکاح دوسری شخص سی اوسکا کر دو چنانچہ ایک شخص وضعدار اوسنی نکاح

اپنا کرلیا زوج اول یہہ معاملہ سنکر بہان آیا عدالت مین نالش کے سب لوگ ماخوذ ہوگئے
وہ عورت بہی ماخوذ ہوئی جواب دہی مین فتوا پیش کیا اوسمین نابالغ قرار دیکر نکاح اول کو
باطل کیا تہا تحقیق جو کیا تو زن مذکورہ تیس برس کے تہی عجب مضحکہ ہوا کہ تیس برس کی عورت کو
حضرت محدث صاحب نے نابالغ قرار دیکر خوب اچہا کام کیا یہہ مقدمہ بہی بالفعل ہوا ہے سب پر
حال بخوبی عیان ہے غرض بذریعہ عدم تقلید کی خوب بازار رشوت ستانی کا گرم ہی اور زر
خطیر اچہی حیلہ سی حاصل ہوتا ہی اور اہل غرض تو ایسی جمع والون پاس بہت رجوع
کرتے ہین سعدی احمق در جہان باقی ست مفلس کس نمی ماند محدث صاحب رہبر انسان
لامذہب جو اصول فقہ کی قاعدی گہڑی ہوئی بتاتی ہین ذریعہ خبر نہین کہ اصول کی قاعدے
نظم قران معنی قران و بیان اقسام سنت نبوی مثل حدیث متواتر و مشہور و خبر احاد و قیاس
اجماع و ظاہر و نص و مفسر و محکم و ناسخ و منسوخ وغیرہ یہہ سب ہین جبکہ نظم قران و معنی قران
کو بناوٹ فرماتی ہین تو یہہ قران شریف کیا بیاض عثمانی ہی جیسا کہ اہل ہوا اعتقاد کرتی
ہین ایسی بات وہ کہی جسکو حیا و شرم نہو علوم سی ناواقف ہو سنت جماعت کی مذہب سے
بیخبر کہتا ہو ترجمہ حدیث کا پڑہ کر محدث بی سند بنا ہوا در باوجود سند بلی عالمی کی اعتقاد کو
کی حضرت امام اعظم کو حدیث صحیح تو نملی اور جملہ علما حنفیہ بہی واقف نہون اور آج حضرت
محدث صاحب کو وہ حدیث صحیح بخاری قرب زمانہ صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین نہ ملی جب
حیران ہیں جدان حدیث کا ہو حضرت امام اعظم کو اور حضرت محدث حال واجد اوس حدیث کے
کی ہون اور بہ بانگ بلند یہہ فرماتین کہ امام اعظم جاہل نے حدیث کو چہوڑ کر قیاس کیا اگر اوس

ہوئی واقعی اگر یہہ امر حق ہی تو بالکل امام اعظم کا اجتہاد باطل ہی کیونکہ امام کی نزدیک
اجتہاد مین یہہ بہی شرط ہی کہ جب تک حدیث موجود ہو قیاس کرنا ممنوع ہی پس عدم علم ان
حدیث یا تو موجب جہل کا ہی یا مبطل اجتہاد ہی اور بر تقدیر فرض محال کے یہہ قصور
صرف حضرت امام اعظم کی طرف عائد نہین ہوتا ہی بلکہ اور ائمہ بہی اسمین شریک ہین چنانچہ
حضرت امام شافعی صاحب کے اکثر مسائل قیاسیہ مقابل احادیث صحیحہ کی ہین اگرچہ قوت کے
بعد نصوص قطعیہ کے تو یہہ مسائل اجتہادیہ مستنبط قرآن و حدیث حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کی
ہین ہے اور مجتہد مظہر حکم شرعی کا ہی مثبت نہین ہے اور خدا و رسول کا کلام جسمین احتمال خطا
کا نہین ویسا قول مجتہد کا نہین ہے اور مخالفین تو خدا رسول کے کلام مین بہی خطا کے قائل
ہین بلا سبب علم اگر امام اعظم کو جاہل کہین تو کیا عجب ہے مگر برکت تعلیم و تلقین ظاہری و باطنی
سی حضرت معلم اول کے بعض بعض جاہلون نا انصافونکو بالفعل خصومت و حقد و حسد
حضرت امام اعظم سی اسقدر خاطر نشین ہوئی کہ نام لینی سی امام اعظم کی بی ادبی کرتی ہین
اور سراج امت کہنی سی تو گالیان دیتی ہین بالفعل یہانتک نوبت پہونچی ہی کہ حضرت
معلم اول کے یہہ جز مقرر ہو گئی ہی کہ تقلید امام معین کے واجب ہے اور امام اعظم سراج امت اور
جسوقت یہہ کہا پہر تماشا دیکہو کہ کیا شور و غل و فریاد و فغان کرتی ہین افسوس ہے کہ نفسانیت
سی بنیاد تبری کی حضرت محدث صاحب نے قائم کی ہی جہال و معتقدین عقیدت خاص
تو کوئی دقیقہ مذمت کا امام کی حق مین فرو گذاشت نہین کرتی اور دہلی مین فیضان تعلیم کے
جو کچہہ ہو رہا ہی بخوبی عیان ہی مگر قریات و قصبات مین جو خلفا حضرت محدث صاحب کے گئی ہین

وہان کی مساجد مین کتاب معیار وغیرہ خرافات معاندین بلی اعتبار کی ہاتہہ مین لیکر بیہ
وعظ و نصیحت کرتے ہین کہ تقلید کرنی امام معین کے بدعت و شرک ہی اور مقلد امام معین کا جہیے
زندیق ہی پابند کسی مذہب کا نہونا چاہئی حلت و حرمت سب جگہہ معمول بہ ہونا کہ تقلید امام معین
کی جو بدعت و شرک ہی لازم نہ آوی کبہی حلت پر عمل کیا کبہی حرمت پر یعنی کبہی لحوم حمر اہلیہ
نوش کیا کہ حدیث مین آیا ہی کُلْ مِن سَمِینِ مَالِکَ اور بہت سی باتین کہتی ہین لہذا لوگون مین فساد
و ہنگامہ برپا ہوتا ہی کوئی کہتا ہی پیغمبر خدا کی وقت مین تقلید امام معین کی کہان تہی قران
شریف و حدیث شریف مین کہان منصوص ہی کہ تقلید امام اعظم کی واجب ہے اس شرک و بدعت سی بچو
اور جو امر قران شریف و حدیث شریف مین نہو اسکو صراط مستقیم اعتقاد کرو اور کوئی کہتا کہ ہزارہا اولیاء
اللہ و علماء شریعت و صلحاء کاملین و مولفین کتب تفاسیر و حدیث شریف و مصنفین کتب عقائد دینیہ
وغیرہ سب کسی نکسی امام معین کے مقلد تہی یعنی یا تو حنفی تہی یا شافعی جبکہ یہہ سب بدعتی و مشرک
ہوئی تو اعتبار اونکی تالیف و تصنیف کا نرہا اور قرن اول و ثانی و ثالث کے لوگ بالفعل موجود
نہین ہین جو بالمشافہ اونسی دین کے باتین حاصل کرین اور نزول وحی کا بالفعل محال ہی
اس صورت مین عمل کرنا ضروریات دینیہ پر ہمکو کس طریقہ سی متصور ہی کہ بعد قرن ثالث کے
اکثر وہی لوگ ہین جو مقلد امام معین کے تہی وہ سب بسبب تقلید امام معین کے مشرک ہوئی شرکون
کی تالیف قابل اعتبار کی نرہی اور اصول دین اہل سنت جماعت کے چار ہین قران شریف حدیث
شریف اجماع امت مرحومہ و قیاس مستنبط ازین ہر سہ ان چار اصول مین سی دو اصول تو باطل
ہوئی یعنی اجماع و قیاس باقی رہی دو اصول یعنی قران شریف و حدیث شریف جسمین صداقت

ان دو اصول کی فی زماننا بذریعہ مفسرین کلام اللہ شریف کے و محدثین مولفین صحاح ستہ کے
ہی چونکہ مفسرین اکثر شافعی اور بعضی حنفی ہیں بہر کیف مقلد امام معین کے تھی وہ سب منکر ہو گئے
لہذا حصہ اقتا ان دو اصول کی بہی ساقط ہوئی اور بیخ و بنیاد اصول اربعہ اہل سنت جماعت کے
کندہ ہوئی اور خلافت خلیفہ اول کے کہ نہ قرآن سے نہ حدیث سے ثابت ہی بلکہ اجماع سے ثابت
ہی اور اجماع حجت شرعیہ صحیحہ ہی اور ثبوت تقلید امام معین کا بہی اجماع سے ثابت ہی سب کچہ دائرہ
بطلان میں آگیا اور دین سنت جماعت کا چلے سے ہوا بعد مشاجرات بسیار کے وہ لوگ دہلی میں آگئے
اور علما سے سب حال بیان کیا اور ہر ایک امر کا جواب حاصل کیا چنانچہ وہ سب امورات و کلمات
و حرکات مع وعظ و نصیحت بجنسہ ثبت کیے جاتی ہیں اور جواب انکی استفسارات کے جو علمانے دئی ہیں
وہ بہی مرقوم کیے جاتے ہیں استفسار اول بعضی لوگ دہلی سے قصبات و قریات میں تشریف
لیگئے ہیں اور وہاں کی مسجدوں میں امامت کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم محمدی ہیں تقلید شخصی کو بدعت
و شرک اعتقاد کرتے ہیں اور وضو و نماز میں وہ کام کرتے ہیں کہ جس سے مقتدی کی نماز ادا نہیں ہوتی
مثلا دانستہ وہ اوس چاہ کی پانی سے وضو کرتے ہیں کہ جسمیں کتا گر کے مر گیا ہو اور پہٹا سڑا پانی
بدبو ہو اور کتا نکالتے ہیں نہ پانی اوس سے پانی سے وضو و غسل کر کے نماز پڑہاتی ہیں اور اگر چاہ
پاک کرنیکو کہتی ہیں تو جواب دیتی ہیں کہ مسلمان کو عمل حدیث پر واجب ہے حدیث میں آیا ہی
الماء طهور لا ينجسه شيء یعنے پانی پاک ہی کوئی چیز اوسی ناپاک نہیں کرتی
اور بعد فصد کے وضو نہیں کرتی اور نماز پڑہا دیتی ہیں اور مسائل مختلفہ حلت حرمت کے سب بے تحقیق
اور حوالہ ان سب امورات کا یعنی حرمت تقلید وغیرہ کا کوئی نئی مولوی محدث دہلوی پر دیتی ہیں

انکی طرف منسوب کرتی ہین اور کتاب معیار اور چند رسائل اردو کی جو چھپکر مشتہر ہوئی ہین
بطور سند کی دکہا دیتی ہین اس سبب سی سخت فتنہ عظیم مسلمانون مین ان پڑ رہا ہی جو ا
مقلدین امام معین کے نماز ایسی بد مذہبون کی پیچہی نہین ہوتے کہ گمراہ و بد دین ہین چنانچہ
علماء ہند و علماء عرب و مفتیان ہر چہار مذہب مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ و جملہ مدرسین حرمین شریفین کا
اجماع کامل اوپر گمراہ ہونی اور واجب التعزیر ہونی ایسی لوگونکی منعقد ہوا ہی اور فتوی علماء عرب کے
موجود ہین پس منکر ایسی اجماع کا دائرہ فرقہ ناجیہ اہل سنت جماعت سے خارج ہی جاہل ہوا ہی
ایسی بد مذہبونکو حنفی لوگ اپنی مسجدونسی نکال دین بلکہ اپنی مسجدونمین بہی نہ آنی دین اور آبادی
نکالدین اور ہرگز مجالست ایسی لوگونسی نکرین وہ لوگ بفعل خود مختار بن گئے خود ہر کوئی
اپنی بات کو حق جانتا ہی معتزلہ کہتی ہین کہ اصحاب عقل اہل حق ہم ہین اور کلام اللہ شریف
اور احادیث صحیحہ سی وہ بہی حجت پکڑتے ہین اور حدیثونمین سب کچہہ موجود ہی اور سب طرحکی حدیثین
پائی جاتی ہین مگر تشبیہ ارکان دین کا اجماع و قیاس سے ہوا ہی اہل ظواہر و معتزلہ وغیرہ ایسی ہی
باتونسی بی اعتبار ہوئی کہ فساد عقیدہ برباد کنندہ ایمان ہی اصول اربعہ اہل سنت جماعت
سی دو اصول یعنی قرآن و حدیث کو تسلیم کرنا اور دو اصول یعنی اجماع و قیاس کو نہ تسلیم کرنا
بد اعتقادی کی بات ہی ایسی شخص کا حال یہہ ہی کہ گلاب کے حوض مین جبکہ ایک قطرہ پیشاب
کا یا شراب کا پڑ جائی تو صورتاً گلاب مین کچہہ نقصان نمایان نہین ہوتا کہ خوشبو ویسی ہی
رہتی ہی مگر وہ سب گلاب برباد و خراب ہے ایسی طرح سنی مذہب محدث اگر اجماع و قیاس کو حرام
اعتقاد کری اور طور اہل عناد و شیطان کے کام کری اور یہہ کلمات زبان پر لاوی کہ امام اعظم

لوہ خورد اور امام اعظم جاہل ہے کون سنتا ہی اور علماء کاملین حنفیہ کو سب و شتم و مذمت و ملامت
سی یاد کری تو یہ نہایت بد اعتقادی کی بات ہے اور کمال زیادتی ہی اور شدت تعصب
دین داری کی بات نہیں ہی فاتقوا مواضع التہم جہال تھوڑی سی بات طعن کی ایسی
سنکر گمراہ ہو جاتے ہیں آل و انجام کار کو نہیں سمجھتے ہیں تکلموا الناس علی قدر عقولہم
جہال کیا جانتے ہیں کہ قطعی کیا ہی اور ظنی کیا ہی واجب العلم والعمل کیا ہی اور ثبوت اسکا کس دلیل
شرعی سی ہوتا ہی اور مدارج قوت کے دلائل میں اور ترجیح اصول اربعہ اہل سنت جماعت میں کس ترتیب
سی ہی اول قران شریف بعد ازاں حدیث شریف بعد ازاں اجماع بعد ازاں قیاس لیکن تقلید
واجب العمل ہی اجماع سی اور اجماع حجت شرعی سی ہی اعلم ان اصول الشرع ثلثة الکتاب
والسنة والاجماع والاصل الرابع ھو القیاس المستنبط من ھذه الاصول الثلثة
والدلیل علی الحصر حدیث معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ انتہی من کشف بزدوی
یعنی اصول شرع کی تین ہیں کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و اجماع و اصل چہارم قیاس ہی جو ان تینوں
اصول سی استنباط کیا جاوی اور دلیل حصر پر حدیث معاذ بن جبل کی ہی قال الشیخ الامام
الزاھد ابو الحسن رحمہ اللہ اعلم ان علم التوحید والصفات وعلم الشرائع
والاحکام والاصل فی النوع الاول التمسک بالکتاب والسنة ومجانبة الھوی
والبدعة ولزوم طریق السنة والجماعة الذی کان علیه الصحابة والتابعون
ومضی علیه الصالحون وھو الذی ادرکنا مشائخنا وکان علی ذلک سلفنا
اعنی ابا حنیفة وابا یوسف ومحمدا وعامة اصحابہم رضوان اللہ علیہم اجمعین

والنوع الثانی اتقان المعرفۃ بہ وضوحہ وفقہ الصحیح بمعانیہا والقسم الثالث
ہو العمل بہ حتی لا یصیر نفس العلم مقصودا انتہی اور بغیر معرفت اصول فقہ کی اور
اصول حدیث کی عامل بالحدیث ہونا محل خطر ہی کما قال [illegible] وہو یقع فی الباطل
ولا یتنبہ یعنی بطلان مین پڑیگا اور اوسکو خبر ہو گی کہ مین بطلان مین پڑا ہون وقال
محمد رحمہ اللہ فی آداب القاضی لا یستقیم الحدیث الا بالرای ولا یستقیم الرای
الا بالحدیث اور کتاب التمہید مین مرقوم ہی قال العلماء لا یجوز تقلید غیر الاربعۃ
بحیث ینحل ربقۃ التکلیف من عنقہ بان یاخذ من کل مذہب ما ہواہ کتقلید
الشافعی فی مسح بعض الراس ومالک فی طہارۃ الکلب انتہی اور توضیح تلویح
مین ہی ما اتفق علیہ المجتہدون من امۃ محمد صلعم فی عصر علی امر فہذا
من خواص امۃ محمد صلعم فانہ خاتم النبیین فلا وحی بعدہ وقال اللہ تعالی
الیوم اکملت لکم دینکم ولا شک ان الاحکام التی ثبت بصریح الوحی بالنسبۃ
الی الحوادث الواقعۃ قلیلۃ غایۃ القلۃ فلو لم یعلم احکام تلک الحوادث من
الوحی وبقیت احکامہا مہملۃ لا یکون الدین کاملا فلا بد ان یکون بعد النبی
ولایۃ استنباط احکامہا من الوحی فان استنبط المجتہدون فی عصر حکما
واتفقوا علیہ یجب علی اہل ذلک العصر قبولہ فاتفاقہم صار بینۃ علی ذلک الحکم
فلا یجوز بعد ذلک مخالفتہم لقولہ تعالی ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا
من بعد ما جاءہم البینات انتہی اور عضدی مین مرقوم ہی الاجماع لا ینسخ

ولا یخفی ہذا ایضاً فیہ استدل الغزالی علی حجیۃ الاجماع بقولہ علیہ السلام
لا تجتمع امتی علی الخطاء من وجہین احدہما تواتر المعنی وھو انہا اخبار آحاد
کثیرۃ نحو لا تجتمع امتی علی الضلالۃ لا یزال طائفۃ من امتی علی الحق حتی تقوم
الساعۃ حتی یجیٔ المسیح الدجال ید اللہ علی الجماعۃ من فارق الجماعۃ مات میتۃ
جاہلیۃ الی غیر ذلک والثانی تلقی الامۃ لہا بالقبول وایضاً فی العضدی
استدل امام الحرمین علی حجیۃ الاجماع بان الاجماع یدل علی وجود دلیل
قاطع فی الحکم بامتناع اجماعہم علی المظنون عادۃ فیکون الحکم حقاً وھو المطلوب
انتہی اگر کوئی کہے کہ وہ اجماع جو حجت قطعی ہے وہ اجماع صحابہ کا ہے اور تقلید پر اماموں کے
ایسا اجماع ہے جیسا محرم میں تعزیہ داری کرنے پر اجماع ہے جواب دیا جاویگا کہ ایسی بات
کوئی دیندار زبان پر نہیں لا سکتا ہے کہ تقلید پر اجماع علماء شریعت ایسا ہے جیسا تعزیہ دار
پھر جو کوئی بے علم معنی اجماع شرعی کی نہ جانتا ہو وہ ایسی بیہودہ بات کہے لغت میں معنی
اجماع کی اتفاق کی ہیں اور اصطلاح میں اتفاق مجتہدین کا امت مرحومہ سے امر دینی پر کسی
زمانہ میں کسی امر پر ہو قال الغزالی رحمہ اللہ الاجماع اتفاق امۃ محمد صلعم خاصۃ علی امر
من الامور الدینیۃ اور عضدی میں ہے [illegible]
العزم وثانیہما الاتفاق وفی الاصطلاح اتفاق [illegible]
من امۃ محمد صلعم فی عصر علی امر والمراد بالاتفاق [illegible]
اور کتب معتبرہ اصول فقہ مثل کشف بزدوی وغیرہ میں مرقوم ہے [illegible]

اختلف الناس فيمن ينعقد بهم الاجماع قال بعضهم لا اجماع الا للصحابة

قال بعضهم لا اجماع الا لاهل المدينة وقال بعضهم لا اجماع الا لعترة النبي

عليه السلام والصحيح عندنا ان اجماع كل عصر من اهل العدالة والاجتهاد

حجة ولا عبرة لقلة العلماء وكثرتهم ولا لمخالفة اهل الهواء فيما نسبوا به الى الهوى

ولا بمخالفة من لا راى له كالعوام ثم الاجماع على مراتب فالاقوى اجماع الصحابة

نصا ثم الذي ثبت بنص بعضهم وسكوت الباقين ثم اجماع من بعد الصحابة

على حكم لم يظهر فيه قول من سبقهم مخالفا ثم اجماعهم على قول سبقهم فيه مخالف

فقد اختلف العلماء في هذا الفصل وعندنا اجماع علماء كل عصر حجة فيما سبق

فيه الخلاف وفيما لم يسبق لكنه فيما لم يسبق فيه الخلاف بمنزلة المشهور من الحديث

وفيما سبق فيه الخلاف بمنزلة الصحيح من الآحاد واذا انتقل الينا اجماع السلف

باجماع كل عصر على نقله كان في معنى نقل الحديث المتواتر واذا انتقل الينا بالافراد

كان كنقل السنة بالآحاد انتهى اور معدن میں مرقوم ہی اما اجماع الصحابة

بمنزلة آية من كتاب الله والسنة المتواترة فيكفر جاحده ثم اجماع المتأخرين

على احد اقوال السلف بمنزلة الصحيح من الآحاد والمعتبر في الفقه والشرع اجماع

اهل الراى والاجتهاد من اهل السنة والجماعة فلا يعتبر بقول العوام والمحدث

الذي لا بصيرة له في اصول الفقه انتهى اور شرح مختصر الاصول میں ہی وخالف

النظام وبعض الروافض في ثبوت الاجماع انتهى اور شرح منار میں ہی فصل بعض

المعتزلة والروافض ان الاجماع ليس بحجة لان كل واحد منهم يحتمل ان يكون
مخطئا فكذا الجمع ولا يكاد دون قوة الحبل المؤلف من الشعرات وامثالها انتهى اور
بزدوی کشف میں مرقوم ہی من انکر الاجماع فقد ابطل دینه کله لان مدار
اصول کلها ومرجعها الى اجماع المسلمين والحاصل ان الاجماع حجة مقطوع
بها عند عامة المسلمين ومن اهل الهوى من لم يجعله مثل ابراهيم النظام و
القاشاني من المعتزلة والخوارج واكثر الروافض انه ليس بحجة من حيث الاجماع
ولكنه حجة من حيث ان الامام داخل فيهم فالحجة قول الامام دون الاجماع
انتهى اور توضیح وتلویح میں ہی وحکم الاجماع ان یثبت المراد به شرعا على سبيل اليقين
حکم اجماع کا یہی کہ ثابت ہوتا ہی مقصود شرعی بر سبیل یقین کے
يعني ان الاجماع في الامور الشرعية يفيد اليقين والقطعية لقوله تعالى
وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس وكتاب تمہید میں مرقوم
ہی ومن تفرق عن هذا الجمع فانه يكون ضالا عن الدين بدليل قوله تعالى
واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا اي بدين الله تعالى اي السنة والجماعة لان التفرق
عن السنة والجماعة بدعة وضلالة ويكون صاحبها من اهل النار لقوله تعالى
ولا تكونوا كالذين تفرقوا دينهم ثم قال فاولئك لهم عذاب عظيم ولما روي عن
پس ان لوگوں کے لیے عذاب بڑا ہی
النبي صلعم انه قال ستفترق امتي من بعدي على ثلث وسبعين فرقة كلهم
في النار الا واحدة فهذه الواحدة هي اهل السنة والجماعة فاتبعوا السواد الاعظم
فان من شذ شذ في النار ثم اهل سواد الاعظم كان اصحاب النبي صلعم ومن

والجماعة كل ما هو واجب بالاجماع علماء اهل السنة والجماعة فهو ثابت بدليل شرعي
والتقليد في زماننا ثابت بدليل شرعي اما الصغرى فباتفاق علماء العرب والعجم
في زماننا بين الوجود واما الكبرى فلقوله عليه السلام لا تجتمع امتي على الضلالة
فالمنكر لتقليد الامام المعين خارج عن فرقة الناجية التي هي اهل السنة والجماعة
فتدبر **استفسار دوم** رسالہ معیار الحق وغیرہ مین عبادت الٰہی و ذکر اللہ و استغراق اوقات
کو لیلا و نہار اطاعات و عبادات مین و تلاوت قرآن کو بدعت قرار دیا ہی اور اکثر ایسی عبارات
کتب معاندین اہل سنت جماعت کے انتخاب کر کے بطرز بیان طریقہ اہل سنت کے فراہم کر کی مغالطہ
دہی کی ہی اور تقلید امام معین کو حرام و شرک لکھا اور نیز بعض تالیفات مین بھی بیان کیا ہے
وہ رسالہ معیار و دیگر رسائل اوس مضمون کی قابل اعتبار و لائق سماعت کی ہین یا نہین ہین
جواب واقفان اسرار صاحب معیار پر بخوبی آشکارا ہی کہ باستعانت کتب معاندین دین
کی رسائل تصنیف کر کی بنیاد بتری کی قایم کی ہی اور کہین کچھ بات کہین لگا دی کہین کا مطلب
کہین جما دیا ہی ضعیف قول لے لیا قوی چہوڑ دیا جنکو عبور کتب عالیہ محققین پر نہین ہے
اونکو دہوکہ دیا اور جہال کا اعتقاد برباد کیا حقیقت حال یہہ ہی کہ کتب تفاسیر و حدیث شریف
و کتب علم عقائد و علم کلام مین سب طرح کی روایتین موجود ہین خوارج بھی اہل سنت کے کتابون سے
روایات نکال کے ارکان دین پر رد و قدح کرتی ہین اسیطرح اور فرقی کی لوگ بھی کتب اہل سنت
جماعت سے اپنی مطلب کے مطابق انتخاب کر کی اہل سنت جماعت کی عقائد کو توڑتی ہین
مگر علماء اہل سنت جماعت نے وہ تحقیقات کئے ہی کہ کچھ گنجایش جرح و قدح کو باقی نہین رہی ہے

وقال الشافعی من اراد ان یتبحر فی الفقہ فہو عیال ابی حنیفۃ وقال ابو جابر
العُقیلی روی ان اباحنیفۃ کان یحیی نصف اللیل فاشار الیہ انسان وھو یمشی
وقال لغیرہ ھذا ھو الذی یحیی کل اللیل فلم یزل بعد ذلک یحیی کل اللیل
وقال انی استحیی من اللہ ان اوصف بما لیس فی من عبادۃ اور بہت سی محامد
ومناقب کتب معتبرہ اسماء الرجال شافعیہ مین بہی امام کی منقول ہین اور حنفی علما تو جہوٹے ہی ہین مگر
علماء شافعی وغیرہ وامام سمعانی بہی جہوٹے ہین اگر خوف اطناب کا نہوتا تو کتب شافعیہ سی بہی بہت سا
کچہہ نقل کیا جاتا تاکہ وہ لوگ بہی شریک تبری کی ہوکر عنایات لائق ہون کسی ممتاز حضرات علماء
حنفیہ کو یہہ گمان ہی کہ کوئی شخص مستور الحال ظاہر مین دباطن اہل سنت مباحث کے طریقہ مین
فتنہ برپا کرتا ہی اگر مشاجرات صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جنگ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سی کوئی شخص واسطی فساد عقیدہ جہال کے
مثل رسائل مطبوعہ لاہور کے ایک رسالہ معیار الاعتقاد اس مضمون کا تالیف کری کہ حضرت فاطمہ
علیہا السلام کو خلیفہ اول نے دکہہ دیا اور باوجود شہادت دینی علی مرتضیٰ وحسنین وحضرت
ام ایمن کے اونکا حق ندیا کہ خاتون محشر نے آزردہ ہوکر ترک کلام کیا اور وصیت کی کہ میری جنازہ پر
حاضر نہون اور نہ شریک نماز جنازہ ہون چنانچہ نہ کلام کرنا حضرت فاطمہ علیہا السلام کا صحیح بخاری
مین منصوص ہی ما تکلمہ حتیٰ ماتت اور صحیح مسلم مین یہہ حدیث منقول ہی کہ پیغمبر خدا نے
بوقت شدت مرض کے ارشاد فرمایا کہ دوات قلم کاغذ لاؤ کہ مین تمکو کتاب لکہہ دون تاکہ میرے
بعد تم گمراہی مین نہ پڑو باوجود ارشاد نبی کی صحابہ حاضرین نے امر نبی کا نہ مانا اور قرآن شریف

[illegible]

امام غزالی نی ... لکہی ہی کہ امام ابوحنیفہ آدہی رات تک جاگتی تہی کسی نی اونکی طرف اشارہ کرکی یہہ کہا کہ یہہ وہ شخص ہے کہ تمام شب جاگتا ہے بعد اوس کے ہمیشہ امام اعظم تمام شب جاگنی لگی کہا کہ مجہی حیا آتی ہی حق سبحانہ تعالیٰ سی کہ توصیف کیا جاؤن مین اوس وصف سے جو مجہہ مین نہو ۱۲

[illegible]

مین اللہ تعالی فرماتی ہین ما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی کسی نے دوات
قلم کاغذ لا کر حاضر نکیا بلکہ یہہ کہا کہ حسبنا کتاب اللہ اور نسبت ہذیان کی پیغمبر خدا کیطرف
کی اور درباب تجہیز جیش اسامہ کے پیغمبر خدا نے نہایت تاکید فرمائی تہی مگر بخلاف ارشاد
نبی کی درباب تجہیز جیش اسامہ کے تاخیر اور توقف عمل مین آیا اور یہہ سب باتین کتب معتبر اہل
سنت جماعت مین منقول ہین بہرکیف عدم امتثال فرمان نبی کا داخل جرح صحابہ کی عقلاً و
نقلاً نہین ہی اگرچہ محامد اور مناقب سی خلیفہ اول کی ہمکو فخر ہی کہ وہی ہماری پیشوا ہین مگر ان
مناقب سی جو داخل جرح ہون نہین تہی جہوٹی تعریف کرنی شعبہ رفض کا ہی پس ایسی لغو فریبی کی
باتونسی جہال ناقص الاعتقاد بی علم کم فہم تو دہوکہ کہا جاتی ہین جیسا کہ رسائل مطبوعہ بی اعتبار سے
کچہ حنفی مرتبہ اعتدال سی تجاوز کرکی تقلید شخصی کو حرام و شرک و بدعت اعتقاد کرنی لگی لیکن صحیح الاعتقاد
سنی مذہب کے رسالہ معیار اور رسائل مطبوعہ نظم بی اعتبار سی کبہی تردد اور متزلزل نہوگا اور علماء
شریعت و ائمہ اہل سنت جماعت نے تحقیقات اصول دین او رفروع کی ایسی کی ہی کہ کچہہ بہی جرح و قدح
و گنجایش طعن کے حضرات خلفاء راشدین کیطرف عاید نہین ہوتی ہی کہان ترک کلام حضرت فاطمہ علیہا
السلام کا درباب طلب باغ فدک کی اور کہان مطلق کلام نکرنا اور کہان شدت مرض مین پیغمبر خدا کو
تکلیف کتابت کی نہ دینی کہ بسبب فرط محبت کی دل صحابہ کبار کا سیماب وار شدت مرض سرور کائنات
سی بیقرار تہا کہان حکم نبی کا تسلیم نکرنا جان و مال تو وہ لوگ حضرت سرور کائنات پر تصدق کرین اور
اونپر ایمان لائین پہر ایسی جان نثار ونسی حکم نبی کا نہ ماننا عقلاً و نقلاً ممکن نہین ہی یعنی ان لوگون کو
جنکی رضا مندی حق سبحانہ تعالی نے قرآن مین بیان کری اولئک کتب فی قلوبہم الایمان اولئک

یہ وہ لوگ ہین جنکے دلون مین
لکہا ہے اللہ تعالی نے
ایمان کو اور
مین

حِزْبُ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ فاثبت ایمان قولی من
الایمانِ الَّذِیْ کَتَبَ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ثم سجل بانهم حزب اللّٰه ثم حکم بانهم هم
المفلحون اور حق سبحانہ تعالی فرماتی ہین رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اور حق سبحانہ تعالی
فرماتی ہین ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ اور ثلت لمعنی جماعت کثیر کی ہی اور
نص صریح ہی لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْکُفَّارَ یعنی غیظ صحابہ سی کرنا زمرہ کفار مین داخل ہونا ہی ایسی
ایسی مومنین کاملین سی کیونکر نافرمانی ہوسکتی ہی اور تاخیر در بابۂ تجہیز جیش اسامہ کی بلحاظ
تکمیل مدارج دین و تشیید ارکان جیش کی بمقتضای مصلحت ورود کی اگر عمل مین آئی تو بعد ازان
فرمان برداری حکم پیغمبر خدا کی بوجہ اتم و اکمل عمل در آمد ہوئی سے چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ؎
عیب نماید ہنرش در نظر ہیچیان صحابہ اور مناقب امام اعظم کی کتب معتبرہ اہل سنت جماعت مین بخوبی
منقول ہین جسکو نظر کتب عالیہ علمای محققین حنفیہ اور شافعیہ پر ہو وہ ایسی مطاعن کو جو کہ منکرین تقلید
نی کتب معاندین اہل سنت جماعت سے انتخاب کرکی حکمت عملی سی فراہم کئی ہین ہر عنوان وہ لوگونکو
متخوف کری والاحقیقت مین توکسطرح کی گنجائش طعن کی امام اعظم پر بہی نہین ہوسکتی ہی ورنہ خلفای
راشدین بہی محفوظ نہین رہینگی کہ طاعات و عبادات انکی بہت برتر و بالاتر فوق ہین اور انجام کار نتیجہ
ایسی تالیفات ہی اور ثمرہ ایسی تعلیم و تلقین سی جو قدری نمودار ہوا ہی اور آئندہ کو جو ہوگا اہل انصاف
پر بخوبی عیان ہے اور طاعات اور عبادات الہی مین شر تھا جبکہ حسن لغیرہ پایا گیا اور کفر و شرک مین
قبح لذاتہ متحقق ہو ایسی حسن عبادت کا بسبب کثرت عبادت کے متبدل بقبح ذاتی شر تھا نہین ہوسکتا
بلکہ ترقی اسمین موجب مزید ثواب و ترتب ثمرات حسنہ کا ہی نہ موجب کفر و شرک و بدعت کا لا کما زعم المعاند

المجتہد ان من خصوص فیتبدل الاجتہاد قطعیۃ ٢ انتہی کلام اور ہر ظاہر ہی کہ التزام
نوافل کا بعد آغاز کی واجب الاتمام ہو جاتا ہی اور یہ بہی ابتدا امر مستحب ہی بعد التزام و انعقاد
کی واجب الایفا ہی بمقتضائی اَوْفُوا بِعَہْدِیْ اُوْفِ بِعَہْدِکُمْ کی پس التزام تقلید امام کا
کیونکر شرک و بدعت ہو سکتا ہی ان دلائل شرعیہ مین مدارج قوت کے متفاوت ہین جس دلیل شرعی
سی جو امر ثابت ہو اوسکو در باب قوت کے اوسی مرتبہ مین سمجہنا چاہئی اور مرتبہ مافوق مین لیجانا
چاہئی اور علما محققین و فضلا مدققین جو کہ جامع جمیع علوم عقلی و نقلی و کاشف دقائق فروع و اصول
کی ہین اونہون نے کما حقہ تحقیق و تفتیش کر کے اور غور مستدلالات امام اعظم کو بہت مضبوط اور
قوی و برتر پایا کہ اصح کو صحیح پر ترجیح دی کر اور عمل نصوص قرآنی اور احادیث صحیح پر محفوظ
رکہکر امام نی اجتہاد کیا ہی اس قدر جوہر شہ بداند یا بداند جوہری الغرض جسقدر کہ مسائل فرعیہ
اجتہادیہ مین امام اعظم کی قوت ہی زیادہ تر اسی سے اور اماموں کی مسائل اجتہادیہ مین اسقدر قوت
نہین ہی البتہ علم و فہم و لیاقت درکار ہی والا ہر کوئی اپنی رفتار و گفتار کو پسند کرتا ہی کسیکے
نزدیک صرف تعدد و کثرت راویون کی معتبر ہی گو وہ لوگ فہمیدہ و سنجیدہ ہون اور مدام حاضر
باش خدمت بابرکت حضرت سرور کائنات کی بہی نہ رہتی ہون مثلا سو شخص ایسی ہون جنکو
تفقہ نہو اور قلیل ایسی ہون کہ نہایت فہمیدہ و سنجیدہ ہون و مدام حاضر باش صحبت بابرکت کی
رہتی ہون و ماسبق و مالحق سی بہی ہر امر کی بخوبی واقف ہون اور بسبب کمال فراست و دیانت کے
نزول وحی بہی بعض واقعات مین مطابق اونکی رائی کی ہوئی ہو کسیکے نزدیک قوت در باب روایت
حدیث کے ایسی قلیل راویون کی معتبر ہی اور کسیکے نزدیک بالعکس ہی اور ظاہر ہی کہ اگر امام شافعی

صاحب یا امام مالک صاحب درجے کی بات کو نقل کریں اور ثقہ آدمی دیہاتی جنکو سمجھ پر فقیہ
نہو اوس بات کو مخالف انکی بیان کریں تو قوت بیان اوسکے بیان کو ہوگی اہل علم تو سمجھدار
فہمیدہ و سنجیدہ اماموں کی بات کو قوی کہینگے اور بعضے اوسطرف مائل ہونگے کہ جسطرف کثرت ہے
اور امام اعظم نقل روایت مین ثقہ کو راوی کی ضبط و عدالت وغیرہ جملہ امورات کو تفحص مزید عقلاً
ونقلاً جانچکر امام ایسی قوت کو پیش نہاد خاطر اقدس رکھتے ہین یہان قیاس مین ہمقدر رعایت
ہی کہ اور جگہ نہین ہی مثلاً قہقہہ سے نماز ذات رکوع و سجود مین وضو ٹوٹ جاتا ہی اور یہ امر خلاف
قیاس منصوص ہی کہ قہقہہ مبطل نماز ہی نہ ناقض وضو چونکہ شارع نے حکم کیا پس ناقض وضو کے
ہوگیا اب اس امر پر قیاس کرکے نماز مین گالی دینے سے وضو کی ٹوٹ جانیکا حکم حنفی نہین کرتے کہ جو
حکم منصوص خلاف قیاس کے ہی اوسپر دوسری امر کا قیاس کرنا ناروا ہی البتہ مسلک شافعی
رحمہ اللہ کا یہہ ہی کہ قہقہہ سے گالی دینا نماز مین سخت تر ہی پس گالی دینے سے نماز مین بدرجہ اولے
وضو ٹوٹ جاتا ہی لیکن امام اعظم ایسی جگہ قیاس نہین کرتے بمقام خود اوس حکم کو مقصور کرتے ہین
مثلاً زنا حرام ہی اور ناقض طہارت ہی وَالْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا چاہئے کہ غیبت بدرجہ
اولی ناقض طہارت ہو اور بول پلید تر ہی منی سے اور خروج منی سے غسل لازم آتا ہی چاہئے
کہ خروج بول سے بدرجہ اولی غسل لازم آوے اور نماز افضل تر ہی روزہ سے اور ایام حیض
مین قضا عورتون پر صیام رمضان کی واجب ہے تو قضا نماز کی بدرجہ اولی واجب ہو جاوے
اور شرعاً ایسی قیاسات بے اصل ہین اور اسیطرح جبکہ وقت ناقص عصر کا خاصہ نماز عصر ہی
بسبب ناقص ادا کیے نماز عصر کا ہوا تو فجر کی نماز مین قیاساً اوس حکم کو حنفی جاری نہین کرتے ہین

اگر خلیفۂ ثانی جیسے بزرگ وقت ناقص نماز عصر میں خاصۃً بسبب ادا کا ہوا اور پیغمبر خدا نے ثانیاً اس
نماز عصر کی لئی حکم اعادہ کا بھی نفرمایا حالانکہ بخاری شریف میں منقول ہی قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا طلع حاجب الشمس فاخروا الصلوۃ حتی ترتفع
واذا غاب حاجب فاخروا الصلوۃ حتی تغیب یعنی آفتاب جبکہ علی شرف السقوط
ہو یا قریب طلوع کی ہو تو نماز نہ پڑھنی چاہئی اور حضرت عمر نے ایسی وقت میں نماز عصر کی پڑھی
تو یہہ جواز صرف نماز عصر میں معتبر ہوگا نہ فجر میں چنانچہ بخاری شریف میں باب من صلی
بالناس جماعۃ بعد ذہاب الوقت یہہ حدیث موجود ہی عن جابر بن عبد اللہ
ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ جاء یوم الخندق بعد ما غربت
الشمس فجعل یسب کفار قریش قال یا رسول اللہ ما کدت اصلی العصر حتی
کادت الشمس تغرب الحدیث اور شرح صحیح بخاری فتح الباری میں یہہ جملہ بھی مرقوم
ہی کان عمر رضی اللہ تعالی عنہ متوضیا فبادر فصلی قرب غروب الشمس
اور آثار بھی اسی طرح سے موجود ہیں مگر کم فہم و بے علم جنکو عربی عبارت پڑھنی کا بھی شعور نہیں
اور کتب علمیہ پر نظر نہیں ہی اور تحقیقات علماء حنفیہ سے بھی واقف نہیں ہیں وہ جو چاہیں کہیں
بلکہ ہزارہا غلطیاں امام اعظم کی نکالیں اور صاف صاف تبرا کریں اللہ تعالی انکو ہدایت
کری کہ تعصبات و عنادی محفوظ رکہے ایسی تعلیم و تلقین سی جو موجب اسقدر تشتت و شدت
کو صورت پذیر ہوئی ہی باز رہیں اسعد علماء امت نا در باب جرح و قدح و طعن کے حضرت امام اعظم
علیہ الرحمہ پر نشانہ ہیں اور انہماک کو استغراق ایسی امورات میں نہ جن سی جو بال بغیر تعصب تسلیم

مقلدین کے دائرہ تقلید امام معین سی خارج ہو کر مطلق العنان ہو گئین حالانکہ انتظام شریعت کا
بوجہ اتم واکمل درہم برہم ہو جاویگا اور جہال کو نہ قوت ممیزہ ہی نہ علم ولیاقت ہی نہ دردِ دین
ہی ایسی تعلیم سی زیادہ از حد موجب خرابی دین کا اونکی حق مین متصور ہوگا رفتہ رفتہ کوئی
بموجب حدیث کی یعنی حسب روایت ابن عباس کے اور تقلید امام مالک کے متعہ کریگا کوئی تفضیل
شیخین پر قدح کریگا کہ حدیث سی اونکا عدم امتثال امر پیغمبر خدا کا ثابت ہی کوئی امیر شام کی
جناب مین بی ادبی کریگا کہ امام برحق سی بہتر بار جنگ کی اور بہت سے خرابیان نمودار
ہون گی اور جہال خسر الدنیا والآخرہ مین پڑین گی کمال تعجب کے بات ہی کہ ایسی حرکات
وکلمات وترتب آثار سی تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ مرتکب ایسی امورات کا باطن مین سنی
مذہب نہین ہی تقیہ کی او جہل تمکا کہلتا ہی والا بانی مبانی ایسی امورات کا ہوتا کہ جن سے
یہہ فتنہ وفساد دین مین اہل سنت جماعت کے واقع ہوتا ہی مناظرہ ومباحثہ مین اہل علم
جادہ اعتدال واستقامت سے متجاوز ہو کر اپنا نقصان دین نہین کرتے ہین اور تی زمانا جنکی
فہم ولیاقت کا یہہ حال ہو کہ تقلید مطلق لا علی سبیل التعین امر مبہم کو واجب کہین اور تقلید شخصی کو
بدعت وشرک اعتقاد کرین اور علماء شریعت کے اجماع کا نام بود اہل عناد کہین امر اصول فقہ
وعلوم ضروریہ وعلم کلام وعلم عقائد وفن عربیت سی ناآشنا محض وبالکل ناواقف ہون انہین
تمسکات ائمہ اربعہ مین دعوا لیاقت وترجیح دینی کا ہی رکہتی ہون سبحان اللہ کیا اچہی بی علم
مطلق مقلد مطلق بنی ہین وما ہذا الا عجب العجاب ۵ وللناس فیما یعشقون
مذاہب بس فی زمانا سردار لامذہبون کو بحکم مفتی عقل کے استفتا ہی در شورش

کرنے درباب حرمت تقلید شخصی کے بربادی دین کی ہی صورتاً و معناً نفسانیت اور ضد سے
باز آوین تاکہ جہال طوفان بے تمیزی و دریائی طغیانہم یعمہون مین غرق ہوون
اور تمسکات امام اعظم کی اقوی و اصح ہین اوروں کی تمسکات سے چنانچہ جسقدر ثبوت درباب
حفظ احکام نصوص قرانی کی اور تنقید احادیث صحیحہ کے بموجب شرائط اصول کلیہ اجتہادیہ کے مذہب
حنفیہ مین ہی اور جگہہ نہین ہی جو کوئی اصول فقہ سے واقف ہوگا اور استعداد و لیاقت علمی
بہی رکہتا ہوگا وہ بخوبی واقف ہوگا کہ استدلال و تمسکات امام اعظم کی اکثر صحیح و قوی تر ہین اور
اماموں کی تمسکات سے چنانچہ کوئی امام پابند قاعدی نحوی کی اسقدر ہین کہ کو ترک عمل نص قطعی
پر لازم آوی مثلاً ثلثة قروء مین تین طہر مراد لینے سے طلاق شرعی مین عمل نص پر منصوص
نہوگا اور تین حیض لینے سے بخوبی عمل نص قرانی پر متصور ہوگا کما لایخفی علی اہل العلم اور قاعدی
نحوی کی واجب العمل نہین ہین بخلاف نص قرانی کی کہ شرعاً واجب العمل ہی خصوصاً ترک
اوس قاعدہ نحوی کا جسمین دونو طرح لفظ ثلثہ کا تذکیر و تانیث مین مستعمل ہوا ہو اور مضمضہ و
استنشاق جو وضو مین فرض نہین ہی بموجب مذہب شافعی کی غسل جنابت مین بہی فرض نہین ہی یعنی
مقیس علیہ وضو کو ٹھیراتی ہین حالانکہ ابن عباس سے منقول ہی کہ مضمضہ غسل جنابت مین
فرض ہی اور روزہ سہواً کہانی پینے سے نہین ٹوٹ جاتا ہی اور بموجب مذہب شافعی
کی اگر کوئی روزہ دار کو جبراً کہلا پلا دی تو اوسکا روزہ بہی نہین ٹوٹ جاتا ہی حالانکہ
حدیث مین وہ حکم ناسی کی لئی منصوص ہی مکرہ کی لئی نہین ہی اور فعل نسیان کو شارع
نی اپنی طرف منسوب کیا ہی نہ فعل مکرہ کو اور حالت نسیان (زبردستی) و جبر مین فرق بین ہے

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلَّذِيْ اَكَلَ نَاسِيًا تَمَّ عَلٰى صَوْمِكَ فَاِنَّمَا اَطْعَمَكَ اللّٰهُ وَ
سَقَاكَ اللّٰهُ اور مذہب شافعی مین اکثر مدت حیض کے پندرہ دن مین یعنی نصف ماہ باعتبار
قیاس لغوی کی یعنی حدیث مین درباب بیان نقصان دین عورتون کی لفظ شطر کا واقع ہی
اور لغت مین شطر بمعنی نصف کی موضوع ہی لہذا اکثر مدت حیض کے نصف ماہ ہی یعنی پندرہ
دن حالانکہ روایات صحیحہ مین اصل تو لفظ شطر کا منصوص نہین ہی معہذا یہ قیاس لغوی
مخالف حدیث شریف کی ہی بنا بر روی اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اَقَلُّ الْحَيْضِ لِلْجَارِيَةِ الْبِكْرِ
وَالثَّيِّبِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ وَاَكْثَرُهُ عَشَرَةُ اَيَّامٍ اور مولانا نظام الملۃ والدین
فی شرح مسلم الثبوت مین لکھا ہی لَوْ كَانَ الشَّطْرُ بِمَعْنَى النِّصْفِ كَمَا اسْتَدَلَّ بِهِ الشَّافِعِيُّ
رَحِمَهُ اللّٰهُ لَا يَصِحُّ لِاَنَّ اَيَّامَ الْاِيَاسِ وَالْحَبْلِ وَالصِّغَرِ كَثِيْرَةٌ لَا حَيْضَ فِيْهَا انتہی
یعنی اگر شطر بمعنی نصف کی یہان حدیث مین لیا جاوی جیسا کہ استدلال کیا ہی ساتھ اسکے
امام شافعی رحمۃ اللہ نی تو وہ صحیح نہین ہی کیونکہ ایام ایاس کے اور پیٹ والی عورت کے
اور صغر سن مین ایام طہر کی کثیر ہین اور وہان حیض نادر ہی اور بموجب مذہب شافعی کی
مس ذکر سی وضو ٹوٹ جاتا ہی حالانکہ حدیث مین آیا ہی کہ وہ بھی ایک ٹکڑا گوشت ہے اور مضغہ گوشت کے مس
کرنیسی وضو نہین ٹوٹ جاتا ہے اور کفارہ یمین مین اور کفارہ قتل مین بموجب مذہب شافعی کی
فرق نہین ہی حالانکہ ایک جگہہ عبد مومن مقید بایمان منصوص ہی اور دوسری جگہہ عبد مقید
بایمان نہین ہی کیونکہ جنایت مین جبکہ فرق ہوا تو حق سبحانہ تعالی نی کفارہ مین بھی فرق
کیا یعنی مقید بایمان ایک جگہہ اور غیر مقید بایمان دوسری جگہہ منصوص فرمایا اور بموجب

مذہب شافعی کی بیان مقید و غیر مقید مین فرق نہین ہی باوجود تخصیص قید ایمان کے
ایک جگہہ اور عدم تخصیص قید ایمان کی دوسری جگہہ اور بہت سی مسائل اسیطرح کی ہین
کہ جنکا ضعف عقلاً و نقلاً بہ نسبت مذہب حنفی کی صاف عیان ہے اور قطع نظر اسکے
عمل کرنا حدیث صحیح و قوی پر اور ترک کرنا عمل کا مسئلہ قیاسیہ پر یقین مذہب حنفی کا ہی
بشرطیکہ عمل بالحدیث سی ترک عمل النص قطعی قرانی کا لازم نہ آوی مثلاً آمین بالجہر کہنی
سی کو عمل بالحدیث ہو مگر ترک عمل النص قرانی قطعی کا لازم آویگا کہ قرانمین حکم بالاخفا منصوص
ہی اور حدیثین بھی آمین بالجہر کہنی مین متعارض ہین ایسی مقامات پر حنفی النص قطعی قرانی کے
پر عمل کرینگی اور اہل علم و ارباب فہم پر بخوبی روشن ہے کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ نی کمال
تفحص صحیح احادیث کو شوائب سی صاف کرکی اصح و قوی پر بنا مذہب کے رکھی ہی
باہم یہہ ٹہرایا ہی کہ مسئلہ قیاسیہ کو اول قران شریف و حدیث شریف پر عرض کرو اگر
موافق پاؤ تو عمل کرو اور جو مخالف پاؤ تو چہوڑ دو چنانچہ مسلم الثبوت مین مرقوم ہی عَرِضُوهُ
عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ وَافَقَهُ فَاقْبَلُوهُ وَإِنْ خَالَفَهُ رُدُّوهُ وَايضاً فيه
شَرْطُ الْقِيَاسِ أَنْ لَا يَكُونَ النَّصُّ شَامِلًا لِحُكْمِ الْقِيَاسِ انتهى یعنی جبکہ کوئی حکم
شرعی نصًّا موجود ہو تو پہر قیاس کرنا ممنوع ہی چنانچہ کشف بزدوی مین مرقوم ہی اِنْ كَانَ
الرَّاوِي مَعْرُوفًا بِالْفِقْهِ وَالتَّقَدُّمِ فِي الْاِجْتِهَادِ كَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ وَ
الْعَبَادِلَةِ الثَّلٰثَةِ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَاَبِي مُوسٰى الْاَشْعَرِي
وَعَائِشَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ وَغَيْرِهِمْ مِمَّنْ اشْتَهَرَ بِالْفِقْهِ فَاِنَّهٗ

اگر راوی تفقہ و تقدیم
اجتہاد مین معروف ہے
جیسا خلفاء راشدین
اور عبداللہ بن مسعود و عبداللہ
بن عباس و عبداللہ بن عمر
کہ یہ تینون مسمّی عبادلہ
ثلثہ کہلاتی ہین اور زید بن
ثابت

كَانَ حَدِيثُهُم صَحِيحًا يُتْرَكُ بِهِ الْقِيَاسُ وَإِنْ كَانَ الرَّاوِي مَعْرُوفًا بِالْعَدَالَةِ
وَالْحِفْظِ دُونَ الْفِقْهِ مِثْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
فَإِنْ وَافَقَ حَدِيثُهُمُ الْقِيَاسَ عُمِلَ بِهِ وَإِنْ خَالَفَهُ لَمْ يُتْرَكِ الْحَدِيثُ إِلَّا بِالضَّرُورَةِ

انتہی یعنی امام اعظم کی نزدیک اسقدر احتیاط ہی کہ حدیث شریف پر عمل کرنا مقدم ہی در
صورت وجدان حدیث صحیح کی قیاس نکرین گی اور حدیث پر عمل کرین گی مگر جابجا حدیث
کا اور نصوص قرانی کی احکامات کا متروک ہونا ہی اونکی نزدیک ضروریاتسی ہی اور
اکثر عادت امام اعظم کی یہہ تہی کہ بروقت تبیان مسائل شرعیہ کی اکثر اقتصار واکتفا
دلیل عقلی یعنی قیاس شرعی پر کرلیتے تہی کہ طبائع عامہ مجبول اوپر تطابق معقول ومنقول
کی ہین والا حقیقت مین تمسک امام اعظم کا کتاب اللہ وسنت رسول اللہ واقوال سلف سی
بوجہ اتم واکمل ہوتا تہا اور حفظ کتاب اللہ واحادیث رسول اللہ ومعرفت اقوال سلف اجتہاد
مین امام اعظم کی نزدیک شرط ہی تاکہ قیاس مقابل حدیث صحیح کی نہ واقع ہو پس بلامر کی
مذہب حنفی قطعاً آج تک مذہب حنفی کی اصول سی بہی واقف نہین ہین بی علمی وحماقت شعار
وبہت دہرمی سی جو چاہتی ہین وہ کہتی ہین حیا وشرم ندارد ہی اور اپنی بیان پر نازان
ہوتی ہین ہائی اپنی جہل وعیب باطنی پر خبر نہین رکہتی ہین تمام شہر کو برباد کیا اور اپنا گہر
بہرا اور بی حیائی سی لامذہبون کی پیشوا ہین اور تفسیر احمدی ہین جو یہہ لکہا ہی اوسکی
سمجہنے کا شعور نہین ہی اور گالیان دیتی ہین مثل مشہور ہی دست لنگور بانگور نمیرسد
میگوید کہ ترش ست وعبارۃ التفسیر ہکذا اعلم ان الانسان کان حیوانا انما

إن لم يعمل شيئا من الأشياء أو يعمل والأول باطل لقوله تعالى أيحسب
الإنسان أن يترك سدى فتعين أن يعمل بأعمال وحينئذ لا يخلو
إما أن يتمسك فيه بشيء من الكتاب والسنة أو لا والثاني باطل بإجماع
المسلمين فتعين أن يتمسك فيه بالكتاب والسنة وحينئذ لا يخلو
إما أن يكون له قدرة على معرفة وجوه الكتاب والسنة ومعانيه وطرقه
وأحكامه أو لا والثاني أي من يكون له قدرة على معرفة وجوهه ومعانيه
وطرقه وأحكامه لا بد له أن يكون تابعا لأحد من الأئمة الأربعة
وهو المراد وإما أن يكون له قدرة على معرفة وجوه الكتاب والسنة
ومعانيه ومع ذلك له ملكة الاستنباط والقدرة التامة على استخراج
المسائل هو المجتهد ولا كلام فيه ومن لا يكون له قدرة فيجب أن يلتزم
على مذهب الأئمة انتهى حاصل معنی یہ ہی تحقیق انسان نہین خالی ہی یا یہ کہ کچھ
بھی عمل نکریگا کسی چیز پر یا عمل کریگا اور انسان کا کچھ بھی عمل نکرنا موجب اس نص قرآنے
کی باطل ہی ایا گمان کرتا ہی انسان کہ چھوڑا جاویگا مہمل و بیکار پس مقرر ہوا کہ عمل
کریگا اور درصورت عمل کرنیکے خالی نہین کہ بذریعہ قرآن شریف وحدیث شریف کی
عمل کریگا یا اس عمل کرنیمین متمسک قرآن شریف وحدیث شریف سے نہوگا اور متمسک
قرآن حدیث سے نہونا باجماع مسلمین باطل ہی پس مقرر ہوا کہ عمل کرنا انسان کا متمسک
قرآن شریف وحدیث شریف کی ہوگا اور اسوقت نہین خالی ہی یا کہ اس شخص کو قدرت

اوسکو معرفت وجوہ قران شریف کی اور حدیث شریف کی اور معنون پر اور طریقون پر اور احکام
پر قرآن و حدیث کی حاصل ہی یا نہین ہی اگر اوسکو یہہ قدرت حاصل نہین ہی اوسکو ضرور
ہی کہ کسی نہ کسی ایک مجتہد کا ائمہ اربعہ مین سی مقلد ہو اور یہی مراد و مقصود ہی اور جو اوسکو قدرت
معرفت وجوہ کتاب و حدیث پر حاصل ہی اور معانی قران و حدیث سی بہی واقف ہی اور
باایمہہ اوسکو ملکہ استنباط اور قدرت تامہ اوپر استخراج مسائل کے حاصل ہی وہ شخص مجتہد ہے
او ہمین کام نہین کہ وہ مقلد کسیکا ہو بلکہ ہم اقرار کرتی ہین کہ مجتہد کو مقلد ہونا کسی مجتہد کا درکار
نہین ہی اور جس شخص کو قدرت تامہ و ملکہ استنباط استخراج مسائل کی حاصل نہین ہی
واجب ہے اوسکو کہ مقلد ہوکر ہمیشہ ایک ہی مذہب پر قایم و برقرار رہی اور ایک مذہب سی
بطرف مذہب آخر کی نہ جاوی اسواسطی کہ ایک مذہب سے دوسری مذہب کیطرف جانا موجب ہے
اس امر کو کہ بطلان و نقصان مذہب اول مین کسیطرح سی اوسکو ظاہر ہوا اور مقلد کو یہہ لیاقت
نہین ہی کہ نقصان بدلیل و قیاس شرعی کی دریافت کری یا بدلیل شرعی اپنی رای سی ترجیح
ایک امر کو دوسری امر پر دیوی وگرنہ وہ خود مجتہد ہی نہ مقلد پس مقلد ہوکر بغیر دلیل کے دوسری
مجتہد کی مسئلہ پر عمل کرنا یا دوسری امام کی مذہب مین چلا جانا ہوسات نفس سے ہی یا ترجیح
بلا مرجح ہی اور مقلد کا یہہ منصب نہین ہی جو یہہ کام کری خصوصا فی زماننا پس اللہ تعالی لامذہبونکو
اور اونکی پیشوا کو ہدایت کری کہ بنظر انصاف و دینداری کی اس اغوا و اغراسی باز آوین
تاکہ جہل و عدم معرفت علوم سی اور بیجا دینی سی جیسا کہ بیانکی اہل علم پر اظہر من الشمس ہے عوام
دور دور بعبان نہو جاوی اور بد دینی و فتنہ اندازی عوام کے بتعلیم و تلقین حضرت معلم

اہل سنت کے مورث بالحاد ہو جاوی کالکل الی سعی علی الخبیر کفاعلیہ وعکسہ کی تمکین فقط

استفسار چہارم فی زماننا صرف حدیث پڑھنی سے بدون معرفت اصول فقہ کے
اور بغیر مداخلت فنون عربیہ وغیرہ کی کوئی شخص عامل بالحدیث ہو سکتا ہی یا نہین فقط

جواب فی زماننا بغیر تقلید امام معین کے عمل بالحدیث کرنا خصوصا اس ناشی جہال سے
غیر مقصود ہی کیونکہ احادیثین متعارض ہین اور احکام مخصوصہ ابتدا اسلام مین اور انتہا اسلام
مین متفاوت صادر ہوئی ہین پس تشبیہ الحقین اسی زمان مین ایمان کی حفاظت یہی امر ہی کہ
انحصار تقلید مین کسی نہ کسی امام معین کے مقصور ہو کر رہی والا مثل اور فرقون ضالہ کی سرگردان
بادیہ ادبار ہو کر دین و ایمان اپنا برباد کریگا اور یہہ خبر نہوگی کہ مین بھلا الین ہون چنانچہ اور
فرقہ ضالہ بہی قرآن و حدیث سے حجت پکڑکے اعتقاد کرتی ہین کہ ہم عامل قرآن و حدیث پر
ہین اور مخالفت اہل سنت و جماعت کے بذریعہ حجت قرآن و حدیث کی کرتی ہین اور حق پر
اپنی تئین اعتقاد کرتے ہین مثل خوارج و نواصب وغیرہ کی حالانکہ گمراہ ہین اور حدیث شریف
مین سب کچہ آیا ہی بخاری شریف مین یہہ حدیث بہی موجود ہی فَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقْنُتُ
فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ بَعْدَ
مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَيَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ یعنی حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ رکعت اخیر نماز ظہر و نماز عشا و نماز صبح کی بعد سمع اللہ لمن حمدہ
کہنی کے دعا قنوت پڑہتی تہی اور مومنین کے حق مین دعا مانگتی تہی اور کفار پر لعنت کرتے
تہی نماز مین پس بموجب اس حدیث شریف کی ضروری کہ عمل کرین اور لعنت نماز مین کیا

کریں اور بخاری شریف میں یہہ حدیث بھی موجود تھی کہ پیغمبر خدا نے بعد نماز تہجد کی خواب فرمایا
بعد ازاں نماز صبح بغیر وضو کی ادا فرمائی پس عاملین بالحدیث بعد نماز تہجد کی خواب کر کے
نماز صبح بغیر وضو کی پڑہیں کہ مسنون ہی اور عمل بالحدیث ہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نِمْتُ
عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ
ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَلَى يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ
رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ
قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بُكَيْرًا فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ فقط یہہ حدیث بہت صحیح ہی
پس بموجب عمل بالحدیث و سنت رسول اللہ صلعم کی لازم ہی کہ بعد نماز تہجد کے خواب
کریں اور خرّاٹے لیں بعد ازاں بے وضو نماز صبح کی پڑہ لیں اور جو بموجب اصول فقہ
حنفیہ کی حدیث کو مقید کرینگی اور خصوصیات کو دخل دینگے تو پھر حصار تقلید میں اناڑیگا اور
حدیث شریف میں یہہ بھی آیا ہی عن جابر قال اَطْعَمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلعم لُحُومَ الْخَيْلِ
وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ اور حدیث میں یہہ بھی آیا ہی سَأَلَ النَّبِيَّ صلعم اَبْجَرُ بْنُ غَالِبٍ لَمْ يَبْقَ
مِنْ مَالِي مَا أُطْعِمُ أَهْلِي إِلَّا حُمُرِي فَقَالَ أَطْعِمْ أَهْلَكَ مِنْ سَمِينِ حُمُرِكَ
اور حدیث شریف میں یہہ بھی آیا ہی قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ شَرُّ الشُّهُودِ مَنْ
شَهِدَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ اور حدیث میں یہہ بھی آیا ہی خَيْرُ الشُّهُودِ مَنْ شَهِدَ
قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ وَهُمَا حَدِيثَانِ قَدْ تَعَارَضَا فَيُشْكِلُ عَلَى غَيْرِ الْفَقِيهِ الْجَمْعُ
بَيْنَهُمَا لِمَا يُتَوَهَّمُ فِيهِ مِنْ ظَاهِرِ التَّنَافِي مَعَ حُصُولِ الِانْفِصَالِ فِيهِمَا انتہی هٰذا

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الْحَافِظُ زَيْنُ الدِّيْنِ نَاصِرُ السُّنَّةِ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ الشَّافِعِيُّ
مَذْهَبًا وَمُحَدِّثًا تاکلام ملا اور بہت سی روایتیں صحاح ستہ سی نقل کرتا اگر خوف اطنابکا
نہوتا بس بغیر تقلید امام معین کی اور بدون معرفت اصول فقہ کی سمجہنا حدیث کا دشوار ہی
تا بعمل چہ رسد جب تک جو کوئی کہ ناسخ و منسوخ در باب السنۃ کو جو اصول فقہ میں ائمہ مجتہدین
نی خوب تحقیق سی مفصلاً و مشروحاً منضبط کیا ہی نہ جانیگا اسیطرح لامذہب ہوکر آوارہ
دشت ادبار کا ہوگا اور شرح الاربعین نوادی میں مرقوم ہی مَنْ اَرَادَ الْاِحْتِجَاجَ بِحَدِيْثٍ
مِنَ السُّنَنِ كَأَبِيْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالْمُوَطَّأِ وَ
غَيْرِهَا لَا سِيَّمَا فِيْهِ ابْنُ مَاجَةَ وَمُصَنَّفُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَحْوِهِمَا
مِمَّا تَكَثَّرَ فِيْهِ الضُّعْفُ وَغَيْرُهُ اَوْ بِحَدِيْثٍ مِنَ الْمَسَانِيْدِ فَاِنْ تَاَهَّلَ
لِتَمْيِيْزِ الصَّحِيْحِ مِنْ غَيْرِهِ امْتَنَعَ اَنْ يَحْتَجَّ بِحَدِيْثٍ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَنْظُرَ فِي اتِّصَالِ
سَنَدِهِ وَحَالِ رُوَاتِهِ وَاِنْ لَمْ يَتَاَهَّلْ لَهُ فَاِنْ وَجَدَ اِمَامًا قَالَهُ فَلَهُ وَاِلَّا لَمْ
يَجُزْ لَهُ الْاِحْتِجَاجُ بِهِ لِئَلَّا يَقَعَ فِي الْبَاطِلِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ انتہی حاصل معنی اسکا یہ ہے
کہ جو شخص ارادہ کری کہ دلیل پکڑی حدیث شریف سی جیسا کہ حدیثین ابی داؤد و ترمذی
و نسائی و ابن ماجہ و موطا وغیرہ خصوصاً ابن ماجہ ہو و مصنف ابی شیبہ و عبد الرزاق
و مثل اون دونوں کی کہ جنمین بہت ضعف ہی یا احتجاج کری حدیث سی مسانید میں سے
پس اگر اوسکو لیاقت و استعداد و اہلیت و تمیز کرنے صحیح کو غیر صحیح سی حاصل ہے
تو اوسکو ممتنع ہی ایسی حدیثون سی حجت پکڑنے جب تک کہ نظر اتصال سند میں

اور حال راویون مین نکرلے اور جو اوسکو اہلیت ولیاقت تمیز کی نہین تہا اس صورت مین اگر اوس وقت مین کوئی امام ہو تو اوسکا مقلد ہوا اور جو مقلد نہوگا تو عمل بالحدیث کرنیسی بطلان مین پڑیگا اور اوسکو خبر نہوگی کہ مین بطلان مین پڑا اور بالفعل حال لامذہبون کا یہی ہی کہ بطلان مین پڑی ہین اور انکو خبر نہین ہی اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الظُّنُوْنِ وَالشُّکُوْکِ وَالْاَوْھَامِ السَّارِیَۃِ لِلْقُلُوْبِ آمِیْن **استفسار پنجم** مقلد ہوکر طعن کرنا اپنے امام پر فی زماننا یا نقصان وخطا کی نسبت کرنی درست ہی یا نہین اور کتب معتبرہ اسماء الرجال مین جو امورات کہ درباب محامد ومناقب امام اعظم کی مرقوم ہین اونمین کونسی مناقب درست ہین اور کونسی باتین مخترعات سی ہین مفصلا ودلوا مرتبا دونہ مثل متعصبین ومعاندین کی کہ صرف طعن پر اکتفا کرلیتے ہین **جواب** مقلد ہوکر طعن کرنا یا بسبب حقد وحسد وتعصب ونفسانیت وسخن پروری کی مذمت کرنی امام اعظم کی خصوصا فی زماننا یہان عمل ورامد ہی بہت بڑی بات ہی چنانچہ معلم اول کہ صورتًا وتقیۃً مقلد بہی بنی ہین اور حقیقت مین امام اعظم پر برمز وکنایہ وبتصریح وتشریح ابواب مذمت وطعن کے بہی مفتوح کرتے ہین یہہ بات بددیانتی وبددینی وبدمذہبی کی ہی کہ مقلد ہوکر مساوی جرح وقدح وطعن کے بیان کرنی بالفعل موجب بربادی اعتقاد جہال کا ہی کہ فی الحال جو جہال کندہ ناتراش اور بعضی نیم ملّا مذمت وملامت بہ بانگ بلند درحق امام اعظم کی بخوبی ورد زبان رکہتی ہین یہہ لوگ بفیضان تعلیم حضرت معلم اول کی نفسانیت وتعصب وعناد سی اپنی مذہب باطنی کو جلا دیتی ہین وفی کتاب میزان الاجتہادیۃ

كما لا يجوز لنا الطعن فيما جاء كتب الانبياء عليهم السلام مع اختلاف
شرائعهم فكذلك لا يجوز لنا الطعن فيما استنبطه الائمة المجتهدون بطريق
الاجتهاد والاستحسان انتهى وايضا فيه اياكم ان تبادروا الى الانكار
على قول مجتهد او تخطيته الا بعد احاطتكم بادلة الشريعة كلها ومعرفتكم
بجميع لغات العرب التي احتوت عليها الشريعة ومعرفتكم معانيها وطرقها و
تبحركم باقوال السلف وغير ذلك مما لا بد منه من الاصول واني لكم بذلك
انتهى اور کتاب قواعد الكبرىٰ میں ہی لا ينبغي لاحد قط ان يتخطى مجتهدا او يطعن
في كلامه لان الشرع الذي حكم الله تعالى قد تقرر حكم المجتهد واتى بالوحي
منفردا فصار شرعا لله تعالى بتقرير الله تعالى اياه فكل من اخطأ مجتهدا
بعينه فكانه اخطأ الشارع فيما قرره انتهى پس مقلدین علم وکم فہم موکر خطا
ونقصان بانی مجتہد کا نکالی خصوصًا وعنادًا وتبرا کرتی کما شاع وذاع في هذا الزمان
من الفرقة القليلة التي هي المبتدعة لهذه الطريقة وہ گمراہ وبی دین ہی اور مکار وغدار ومردود
الملة وہی سی پیشوا الا مذہب لکھا بناہی کر مذمت وملامت وتبرا کروانا اکابر علماء مرحومین
اہل سنت جماعت برکس حیلہ وعجب ڈہنگ سے خاطر نشین کیا ہی لیکن جہال بی اعتبار
بیروا آثار صاحب معیار ضروریات دینیہ سی مشترک ہونا مقلدین کا تصور کرنے میں
كما يستفاد من الرسائل المنظومة التي نقلنا بعض الاشعار منها فتامل
اور کتاب کشف الغیان بالدلیل والبرہان میں مرقوم ہی وَالامَامُ الاعظم النعمان

خلاصہ مطلب بہ ہی کہ بغیر احاطہ ادلہ شرعیہ ومعرفت علوم عربیہ کے اور مہارت فنون ادبیہ کی مارالکا ای انکار ائمہ کے اور مجتہدوں پر کیا حقائق علوم میں سے انکار تقلید ہرگز روا نہیں ہے اور مجتہدین کسکو یہ بات میسر ہے اور لیاقت تخطیہ مجتہدین ایسے کہاں ہی اس زمانہ میں ١٢ ١٢

ابو حنیفۃ النعمان بن ثابت نزیل بغداد المولد سنۃ ثمانین وقیل احدٰی
وستین وقیل ثلث وستین المتوفی بها سنۃ خمسین ومائۃ انتهی کلامه
اور بعض لوگوں سی روایت ہی کان الامام ابو حنیفۃ من اورع الناس واعلم الناس
واعبد الناس واکرم الناس واکثرهم احتیاطا فی الدین وعن عکرمۃ المکی
رحمه الله یقول ما رأیت فی عصری کله عالما اورع ولا ازهد ولا اعبد ولا اعلم
من الامام ابی حنیفۃ رضی الله عنه وعن عبد الله بن المبارک قال دخلت
الکوفۃ فسألت علماءها وقلت من اعلم الناس فی بلادکم هذه فقالوا کلهم
الامام ابو حنیفۃ رحمه الله فقلت لهم من اورع الناس فقالوا کلهم الامام ابو حنیفۃ
فقلت لهم من ازهد الناس فقالوا کلهم الامام ابو حنیفۃ فقلت لهم من اعبد
الناس واکثرهم شغلا للعلم فقالوا کلهم الامام ابو حنیفۃ فما سألتهم عن
خلق من الاخلاق الحسنۃ الا وقالوا کلهم لا نعلم احدا تخلق بذلک غیر
الامام رضی الله عنه انتهی اور کتاب اسماء رجال الحدیث من تالیف الشیخ
الامام ولی الملۃ والدین محمد بن عبد الله الخطیب بن محمد تبریزی جامع
الکتاب المشهور الموسوم بمشکوۃ المصابیح میں مرقوم ہی والنعمان بن ثابت
بن زوطا الامام الکوفی کان خزازا یبیع الخز وکان جده من اهل کابل
وقیل بابل وقیل من انبار وکان مملوکا لبنی تیم الله فاعتق وقال اسمعیل
بن حماد بن ابی حنیفۃ نحن من ابناء فارس من الاحرار والله ما وقع علینا رق

قط ولد بجبل سنة ثمانين ومات ببغداد سنة خمسين ومائة على
الاصح وكان في ايامه اربعة من الصحابة انس بن مالك بالبصرة وعبد الله
بن ابي اوفى بالكوفة وسهل بن سعد بالمدينة وابو الطفيل بمكة ولم يلق
احدا منهم ولا اخذ عنه واصحابه يقولون انه لقي جماعة من الصحابة وروى
عنهم ولا يثبت عند اهل النقل ونقله المنصور من الكوفة الى بغداد فاقام بها
الى ان مات وكان اكرهه ابن هبيرة ايام مروان على القضاء بالكوفة فابى
فضربه مائة سوط في عشرة ايام فلما راى ذلك خلى سبيله واكرهه المنصور
عليه بعد اشخاصه الى العراق فابى وحلف المنصور فحبسه ومات
في السجن وقيل افتدى نفسه قال الشافعي قيل لمالك هل رايت ابا حنيفة
قال نعم رايت رجلا لو كلمك في هذه السارية ان يجعلها ذهبا لقام بحجته
وقال من اراد التبحر في الفقه فهو عيال على ابي حنيفة ولو ذهبنا الى شرح
مناقبه لاطلنا الخطب ولم نصل الى الغرض فانه كان عالما عاملا زاهدا
عابدا ورعا اماما في علوم الشريعة وقد نسبت اليه من الاقاويل المختلفة
قدره عنها لا حاجة الى ذكر قائلها والظاهر انه كان منزها عنها ويدل عليه
ما يسر الله له من الذكر المنتشر في الآفاق والاخذ بمذهبه وفقهه فلو لم يكن
لله سر خفي فيه لما جمع له شطر اهل الاسلام على تقليده والعمل برايه الى يومنا
ما يقارب اربعمائة وخمسين سنة وفيه ادل دليل على صحته وقد جمع ابو جعفر